بنام الیاس میراں پوری

اُملج

۱۸/ شعبان ۱۴۲۳ھ، ۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۲ء

برادرِ عزیز الیاس میراں پوری۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ اسے پڑھ کر خوشی ہوئی۔ بہت دنوں بعد، کچھ پرانے معمول اور ماحول کی باتیں پڑھنے کو ملیں۔ لکھنے لکھانے میں اور پڑھنے پڑھانے میں، میں کچھ ایسا چست واقع نہیں ہوا۔ اس کا اندازہ آپ کو خوب ہوگا۔ اس لیے، یہ بات ملحوظ رہے کہ رابطے میں اور خط کا جواب دینے میں بعض اوقات تاخیر ہوا کرے گی، اسے بھی معمول کا حصہ سمجھا جائے۔

سفر کے ساتھ — ماحول، ملک، معاشرہ، مزاج، مذاق اور معمولات کی کتنی ہی تبدیلیاں وابستہ ہوا کرتی ہیں۔ ان کا قصہ لکھنے بیٹھوں تو دفتر درکار ہوں گے۔ زندگی کا ہر تجربہ کچھ اثرات، کچھ ارتسامات اپنے ساتھ لاتا ہے۔ کچھ عارضی، کچھ دیرپا۔ اللہ نے موقع دیا، تو میرا خیال ہے کہ ان احوال کے کہنے سننے میں، آپ کی دلچسپی (یا— دلچسپی سے زیادہ استفادے) کا کچھ سامان ضرور فراہم ہو سکے گا۔ (یعنی— عندالملاقات!)

''ناصح مشفق'' ایک ترکیب ہے۔ آپ اگر اوپن یونیورسٹی سے ''اردو'' کا اختیاری مضمون تیار کر رہے ہیں تو زیادہ امکان ہے کہ اس ترکیب سے باخبر ہوں گے۔ خیر۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ ترکیب کچھ اچھے مفہوم میں عموماً استعمال نہیں ہوتی۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اوّل تو نصیحت یا تنبیہ یا فہمائش کسی کو بھی بھلی نہیں لگتی۔ دوسرے یہ کہ اگر ناصح کا اور ''منصوح'' کا (مجھے نہیں معلوم کہ، لفظ ہے بھی، یا نہیں— خیر آپ سمجھ لیں کہ ہے) رابطہ، طلب اور رسد کی بنیاد پر ہو تو بات بنتی ہے ورنہ نہیں — تیسرے یہ کہ اگر ''دیگراں را نصیحت، خود میاں فضیحت'' والا معاملہ ہو تو معاملہ اور بھی چوپٹ ہو جاتا ہے۔ اب آپ یہ جانیے کہ ان تینوں ہی وجوہ کی بنا پر، مجھے ناصح مشفق بننا کبھی اچھا نہیں لگا۔ لیکن اس کے باوجود، میرا خیال ہے (بلکہ یقین ہے) کہ یہ حرکت مجھ سے بہت دفعہ سرزد ہوتی رہی ہے، اس لیے کہ زندگی میں بہت سے کام تو ہمیں کرنے ہوتے ہیں اور بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں۔ (ان دونوں میں جو فرق ہے، اسے بھی دھیان میں لائیں)۔ آپ کے معاملہ میں بھی، اس سلسلے میں کوئی استثنا نہیں رہا۔ اس میں بہت دفعہ ناگواری ہو جاتی ہے۔ میں چلتے وقت اس ناگواری کے لیے معذرت چاہتا تو یہ ایک رسمی بات ہوتی۔ تاہم میرا خیال ہے اب میں اگر معذرت چاہوں تو قبول کی جائے گی۔ ایک بات البتہ ضرور کہوں گا کہ زندگی میں، منصب، علم، عمر، تجربہ اور طبیعت کے لحاظ سے بہت مختلف بلکہ متضاد کیفیتوں کے حامل لوگوں سے ملنا اور استفادہ کرنا سیکھیے۔ اس کے لیے سب سے بنیادی شرط ہے خوش خلقی، خیر خواہی اور خیر اندیشی۔ اب لکھتے لکھتے شاید بہک رہا ہوں، اس لیے بس کرتا ہوں کہ خط— کوئی ملفوظ نما چیز نہ بن جائے۔

محسن شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی دو نظمیں، واپس ارسال کر رہا ہوں۔ باقی، بشرطِ فرصت۔ سبھی کرم فرماؤں کو سلام اور دعا کی درخواست پہنچا دیں۔ ہاں، آپ کے استادِ گرامی ''سید الطابعین'' استاد اللہ بخش صاحب زید معالیہ پیہڑوی کا نام شاید پچھلی دفعہ رہ گیا۔ انھیں سلام عرض کیجیے گا۔

والسلام

محتاجِ دعا

ذوالکفل بخاری